Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۲۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۷۸ | ہفتہ ۲۶-جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ‘ ۱۱-فتح ۱۳۷۲ ہش ‘ ۱۱-دسمبر ۹۳ء

داعیان الی اللہ اپنے لئے مددگار مانگیں

داعیان الی اللہ کو چاہئے کہ وہ بھی اپنے لئے مددگار مانگیں اپنے بھائیوں کو اپنا شریک بنائیں۔ ان روحانی نعمتوں میں ان کو اپنا ساتھی بنائیں جو وہ خدا تعالیٰ سے پاتے ہیں۔ اس میں کنجوسی نہ کریں۔ لیکن دعا یہ کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خود کفیل بنا دے اور وہ اس لائق ٹھہریں کہ ان کی باتیں ہر مخاطب غور اور تدبر سے سنے۔ ذکر الٰہی کا اس کے دل پر اثر پڑے۔ خدا کا خوف کرے اور بات کو سمجھنے لگے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ جس دن سے میں نے نصیبین کی طرف ایک جماعت کے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ ہر ایک شخص کوشش کرتا ہے کہ اس خدمت پر مامور کیا جائے اور دوسرے کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا اور آرزو کرتا ہے کہ اس کی جگہ اگر اس کو بھیجا جائے۔ تو اس کی بڑی ہی خوش قسمتی ہے۔ بہت سے احباب نے اس سفر پر جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا‘ لیکن میں ان درخواستوں سے پہلے مرزا خدا بخش صاحب کو اس سفر کے واسطے منتخب کر چکا تھا اور مولوی قطب الدین اور میاں جمال دین کو ان کے ساتھ جانے کے واسطے تجویز کر لیا تھا۔ اس واسطے مجھے ان احباب کی درخواستوں کو رد کرنا پڑا۔ تاہم میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جنہوں نے بصد مشکل اور سچے اخلاص کے ساتھ اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی پاک نیتوں کے ثواب کو ضائع نہیں کرے گا اور وہ اپنے اخلاص کے موافق اجر پائیں گے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۲۴)

نکاح و تقریب شادی

مکرم احمد عرفان صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد صادق صاحب جنجوعہ زعیم اعلیٰ انصار اللہ و نگران دعوت الی اللہ شاہدرہ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ صوفیہ رعنا صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز خان صاحب سیکرٹری تعلیم فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور مورخہ ۹۳-۱۱-۲۶ کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے بعوض دس ہزار روپے حق مہر بیت الصدق رسول نگر ونڈالہ روڈ لاہور میں پڑھا۔ اور اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔

اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔ اختتام پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔

عبادت صاحب ایمان کا معراج ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

فطرت انسانی پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ تمام قویٰ پہلے کمزوری سے کام کرتے ہیں۔ چلنے میں‘ بولنے میں‘ پکڑنے میں غرض ہر بات میں ابتدائے لڑکپن میں کمزوری ہوتی ہے۔ لیکن جس قدر ان قویٰ سے کام لیتا ہے اسی قدر طاقت آ جاتی ہے پہلے دوسرے کے سہارے سے چلتا ہے۔ پھر خود اپنے سہارے چلتا ہے۔

اسی طرح پہلے تتلا کر بولتا‘ پھر نہایت صفائی اور عمدگی سے بولتا ہے۔ پکڑتا ہے وغیرہ وغیرہ گویا بتدریج نشوونما ہوتا ہے۔ اگر چند طاقتوں سے کام لینے کو چھوڑ دے۔ تو وہ طاقتیں مردہ یا پژمردہ ضرور ہو جاتی ہیں۔ یہی معنی ہیں۔ جب انسان بدی کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور نیکی کے قویٰ بالکل از کار رفتہ ہوتے ہیں۔ یہ کوئی ظلم نہیں۔ اگر کسی حاکم کو حکومت دی جاوے اور فرائض منصبی کو ادا نہ کرے تو نگران گورنمنٹ اس کے وہ اختیارات سلب کر دے گی اور اسے معزول کرے گی۔ اور اگر اس حالت کو دیکھتے ہوئے بھی کوئی پرواہ نہ کرے تو یہ امر عاقبت اندیشی اور عقل کے خلاف ہے کہ ست انسان کے پاس رکھی جاوے۔ ایسے وہ انسان ہے جو ایمانی قویٰ کو خرچ نہیں کرتا۔ وہ ابرار کے زمرہ میں نہیں رہ سکتا۔

جن کے عقائد حقہ ہیں یعنی وہ خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ جزاء سزاء اور خدا کی کتابوں اور انبیاء علیہم السلام پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر ان وسائط کو مانتے ہیں جن کا مقصود اتم فرمانبرداری ہے۔ پھر عمل کے متعلق کیا چاہئے سب سے زیادہ عزیز مال ہے۔ پانچ روپے کا سپاہی پانچ روپے کے بدلے میں جان دینے کو تیار ہے۔ ماں باپ اس روپیہ کے بدلے اس عزیز چہرہ کو جدا کر دیتے ہیں تو معلوم ہوا کہ مال کی طرف انسان بالطبع جھکتا ہے لیکن جب خدا سے تعلق ہو۔ تو پھر مال سے بے تعلقی دکھاوے اور واقعی ضرورتوں والے کی مدد کرے۔ مسکینوں کو دے جو بے دست و پا ہیں۔ رشتہ داروں کی خبر لے۔ کوئی کسی ابتلا میں پھنس گیا ہو تو اس کو نکالنے کی کوشش کرے مگر سب سے مقدم ذوی القربیٰ کو فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ذوی القربیٰ کے ساتھ سلوک کرنا زیادتی عمر کا موجب ہے۔ یتیموں کی خبر لے پھر جو بے دست ہیں ان کی خبر لے۔ پھر جو علم پڑھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھتے ہیں اور مصیبت میں مبتلا شدہ لوگوں کی خبر لے۔ پس جناب الٰہی کے ساتھ تعلق ہو اور دنیا اور اس کی چیزوں سے بے تعلق دکھاوے پھر جناب الٰہی کی رہ میں جان کو خرچ کرے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان خرچ کرنے کی پہلی راہ کیا ہے؟ "عبادتوں" کا ادا کرنا "عبادت صاحب ایمان" کا معراج ہے۔ "عبادت" میں ہر قسم کی نیاز مندیاں دکھائی گئی ہیں۔ غرض کافوری شربت پیتے پیتے انسان اس چشمہ پر پہنچ جاتا ہے جہاں اسے شفقت علیٰ خلق اللہ کی توفیق دی جاتی ہے۔

(از خطبہ ۲۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغاسیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۱/ فتح ۱۳۷۲ھش ۱۱/ دسمبر ۱۹۹۳ء

دوستی میں وحدت

اگرچہ کسی نے یہ بھی کہا ہے کہ "مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ" اس کے لئے تو اس کی بات ٹھیک ہی ہوگی۔ وہ اپنے دوستوں سے تنگ آگیا ہوگا اور ان سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دوست بناتے وقت یہ نہیں سوچا کہ اسے کیسے دوستوں کی ضرورت ہے۔ پس وہ بغیر سوچے سمجھے دوست بناتا گیا اور آہستہ آہستہ ان سے اکتا گیا۔

دوست تو بھائیوں کی طرح بازو ہوتے ہیں۔ انسان معاشرہ میں رہنا چاہتا ہے اور معاشرہ کا بہترین حصہ انسان کے دوست ہوتے ہیں۔ ضرورت پڑتی ہے تو کام آتے ہیں۔ کوئی ضرورت نہ بھی پڑے تو ان کی محفل اس کی مسرت کا باعث ہوتی ہے۔ وہ ان کی موجودگی سے زندگی کو خوشگوار سمجھتا ہے۔ اور اچھے دوست جتنے بھی زیادہ ہوں اتنا ہی اچھا ہے۔

دوستی کے لئے سب سے پہلے تعارف کی ضرورت ہوتی ہے۔ دراصل دوستی کا پہلا زینہ تعارف ہے۔ کسی سے تعارف ہُوا وہ اچھا لگا آپ کی طبیعت سے اس کی طبیعت کو مناسبت ہوئی تو دونو ایک دوسرے کی طرف کھینچے چلے گئے۔ اور دوستی ہو گئی اور جوں جوں قریب آتے گئے دوستی بڑھتی گئی۔ ایسے دوستوں سے انسان کبھی نہیں اکتاتا۔ اور ایسے دوست یہ بھی جانتے ہیں کہ کب اور کتنا آپس میں ملا جائے۔

صاحبِ ایمان لوگ بھی ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں یا انہیں دوست ہونا چاہئے۔ ان کا آپس میں تعارف ہونا چاہئے اور یہ تعارف بڑھتے رہنا چاہئے تاکہ دوستی پکی ہوتی رہے۔ حضرت امام جماعت الاول۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جب دو صاحبِ ایمان آپس میں ملتے ہیں تو ان کی روحانیت کو فروغ ملتا ہے۔ ان کی ذہانت تیز ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح قصاب دو چھریوں کو آپس میں رگڑتا ہے تو وہ تیز ہو جاتی ہیں۔ اس دوستی کا آغاز بھی تعارف ہی سے ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک موقعہ پر حضرت امام جماعت الاول نے فرمایا "یہاں (مرکز) آنے والوں کے واسطے نہایت ضروری ہے کہ ایک دوسرے سے ملاپ کریں۔ پتہ مقام دریافت کریں نام نشان پوچھیں اور آپس میں تعارف حاصل کریں۔ یہ بھی ایک راہ ہے وحدت کے پیدا ہونے کی۔"

اور حقیقت یہ ہے کہ آپس کی دوستی ہی وحدت کی حقیقی راہ ہے۔ سب کا ایک دوسرے سے تعارف۔ سب ایک دوسرے کے دوست۔ اور سب مل جل کر ایک۔

ہر احمدی کے دل میں ہو یہ خواہش و امنگ
اک دوسرے کے دوست بنیں اور نیک ہوں
پھیلیں اور اتنے پھیلیں کہ دنیا ہو تنگ تنگ
قالب کروڑ ہا ہوں مگر جاں سے ایک ہوں

ابوالاقبال

○

وہ دکھ مجھے راحت ہے جو تجھ کو پسند آئے
وہ عیش نکمّا ہے جو تجھ کو نہ پرچائے

یہ جان بھی تیری ہے یہ مال بھی تیرا ہے
اچھا ہو یہ سب بچھڑے اور تُو مجھے مل جائے

اے دین کے فرزندو گوہر کی سنو یارو!
کرنا وہی اے شیرزو وہ یار جو فرمائے

ہیں صبر کی تاکیدیں تم صبر کئے جاؤ
طوفاں بھی کوئی سر سے گزرے تو گزر جائے

اس راہِ محبت میں کیا کام شکایت کا
راضی بقضاء رہ کر دیکھو جو وہ دکھلائے

حق موتی ہے اے یارو ملتا ہے جہاں لے لو
یہ نیکوں کا ورثہ ہے جو نیک بنے پائے

یہ کوچۂ الفت ہے رسوائی سے مت ڈرنا
پیارا ہے وہی اس کا دیوانہ جو کہلائے

ذوالفقار علی خان گوہر

اندھیری راتوں کی دعاؤں کی تاثیر

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اسے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو اس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

لجنہ کالم

(۱۹۳۳ء کے جلسہ سالانہ خواتین میں) دیگر امور کے علاوہ فرمایا

ہر زمانے میں جو گزرا ہے مرد ہو یا عورت یہ خیال کرتے رہے کہ اپنے آپ کو بلند مرتبہ یا بڑائی کے اظہار کے لئے خوب صورت بنائے رکھیں۔ اور نہیں تو اپنے جسم کو ہی سرمہ سے گود دیں یا عمارتیں ایسی بلند بنائیں کہ خوب صورتی اور تفاخر کا اظہار ہو۔ اور اسی کو فخر یا بلندی کا معیار رکھا۔ چنانچہ دہلی۔ بغداد۔ اور قرطبہ وغیرہ میں ایسی عمارتیں بکثرت تھیں اور ہیں۔ بعض گانا بجانا ہی خوبی سمجھتے تھے۔ بعض ممالک میں لباس اعلیٰ اور خوبصورت پسند کیا جاتا تھا چنانچہ بعض لوگ شلواریں چالیس پچاس گز کی پہنتے تھے۔ ایک زمانہ ہندوستان پر بھی ایسا آیا کہ لباس تفاخرانہ پہنتے اور موجودہ شلواروں یا پاجاموں کو برا جانتے تھے۔ مگر رفتہ رفتہ فیشن اور کا اور ہو گیا۔ غرض ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی بڑائی اور نئی ایجاد کا طریقہ نکلتا رہا چنانچہ آج کل ہمارے ملک میں بھی اعلیٰ تعلیم پانے کا فیشن ہے اور ڈگریاں حاصل کرنے کا بھی۔ میں نہیں سمجھتا کہ سکندر یا تیمور کو ملک فتح کرنے کا اتنا شوق ہو گا۔ جتنا کہ آج کل کے ماں باپ لڑکیوں کو اعلیٰ ڈگریاں دلانے کے شائق ہیں۔ یہ ایک فیشن ہو گیا ہے۔ جو انگریزوں کی ریس اور تقلید میں ہے اور اس فیشن کی رو جنون کی حد تک پہنچ چکی ہے۔ اور ہمارے ملک میں دوسرے ممالک کی ریس سے لڑکیوں کو ڈگریاں حاصل کرنے کی ترقی ہو رہی ہے۔ اور یہ بھی ایک جنون ہے۔ پہلے جنون تھا جہالت کا اور اب جنون ہے موجودہ طریق تعلیم کا۔ حالانکہ یہ بھی ایک جہالت ہے دوسرے ممالک والے انگریزوں کو دیوانہ علم قرار دیتے ہیں۔ مگر وہ غلط سمجھتے ہیں۔ انگریز قوم علم جہالت کے لئے نہیں سیکھتی بلکہ ضرورت کے ماتحت مفید علم سیکھتی ہے۔ اور اپنے ملک وملت کے لئے مفید اور فیض رساں ہوتی ہے۔ اگرچہ ملک کو انگریزی تعلیم حاصل کرنے کی ریس تو پیدا ہو رہی ہے۔ مگر نقصان کرنے کے لئے۔ ابھی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے سنایا کہ ایک شخص نے یورپ میں اپنے لڑکے کو اعلیٰ تعلیم پانے کے لئے کالج میں بھیجا مگر کہا کہ خود کما کر اور خرچ مہیا کر کے ڈگری لو۔ ہمارے پاس تمہیں دینے کو روپے نہیں ہیں۔ تو یہ ایک مفید بات ہوئی مال ضائع نہیں کیا گیا بلکہ بچے کو اپنی قوت بازو پر انحصار رکھنے کی تلقین کی گئی۔

آج کل عورتوں میں ڈگریاں پانے کا جنون پیدا ہو رہا ہے وہ سمجھتی ہیں کہ ہم مہذب نہیں کہلا سکتی جب تک کہ کوئی علمی ڈگری ہمارے پاس نہ ہو مگر یہ ان کی جہالت کا ثبوت ہے میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اپنی جماعت کی عورتوں کو جہاں تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دوں۔ وہاں یہ بھی بتاؤں کہ کتنی تعلیم اور کیسی تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔

ہر ایک انسان کو خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی نعمت دی ہے۔ بعض کی آواز اچھی ہوتی ہے اور بعض کی تحریر۔ بے شک تحریر بھی اچھی چیز ہے۔ اس کے ذریعے سے انسان ہزاروں میل پر اثر پیدا کر سکتا ہے۔ اور اظہار مدعا کا یہ بہترین طریق ہے۔ پھر عورتوں کے لئے میں ایک مثال دیتا ہوں۔ پہلے سوئی استعمال ہوتی تھی لیکن اب سلائی کی مشین سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ پس علم کے معنے ہیں اپنی طاقتوں کو وسیع کرنا اور ضرورت کے مطابق اپنی زندگی کے آرام و آسائش کی چیزیں مہیا کر لینا۔ اور اچھی چیزوں سے فائدہ اٹھانا۔ اور اسے اپنی قوم اور مذہب کے لئے مفید بنانا۔ علم دو قسم کا ہے علم الادیان جس سے دین کو فائدہ پہنچتا ہے اور علم الابدان جس سے جسم کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ان دونوں چیزوں کا نام علم ہے۔ اور کسی دوسری شے کا نہیں۔

مثلاً ایک عورت جو اپنی عمر کو ریاضی کے مسئلے سیکھنے میں گزار دے۔ اور بچوں کی تربیت اور خانہ داری کے فرائض کو چھوڑ دے۔ تو اسے عقلمند یا علم سیکھنے والی کون کہے گا۔ مرد تو ایسا علم سیکھنے پر مجبور ہے کیونکہ اس نے روزی پیدا کرنی ہے۔ مگر عورت کو ریاضی کے سوال حل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ علم نہیں۔ یہ جہالت ہے۔ عورتوں کا کام ہے گھر کا انتظام اور بچوں کی پرورش۔ مگر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دوسرے کی چیز کو اچھی جانتے ہیں اور اپنی شئے پسند نہیں کرتے۔ اس لئے یورپ کی عورتوں کی ریس کر کے ہماری قوم اپنی لڑکیوں کو ڈگریاں دلانا چاہتی ہے۔ حالانکہ عورت گھر کی سلطنت کی ایک مالکہ ہے اور ایک فوجی محکمہ کی گویا آفیسر ہے کیونکہ اس نے پرورش اولاد کرنی ہے عورتیں سمجھتی ہیں کہ مردوں کے کام شائد زیادہ سہولت اور عزت کے ہیں اور کالجوں میں پڑھنا اور ڈگری پانا کوئی آسان امر ہے۔ اور یہ اعزاز کا موجب ہے۔ لیکن اگر عورتوں نے مردوں کا کام لے لیا اور مردوں نے عورتوں کا تو یہ ایک ذلت ہو گی۔ کوئی زمانہ تھا کہ لکھنؤ میں شاعر بھی زنانہ پن سے شعر کہنے لگے اور عورتوں کی زبان اختیار کی۔ مگر دیکھو اودھ کے بادشاہ جب نسوانی باتیں سیکھنے لگے تو سلطنت کھو دی۔

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکار عالیہ

جہاں تک (دعوت الی اللہ) کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہندوستان کی خواتین بڑی مستعدی کے ساتھ (دعوت الی اللہ۔) میں مصروف ہو چکی ہیں اور اس وقت تک ۱۸۳۔ ایسی داعیات الی اللہ ہیں جنہوں نے اپنے عہدوں کو پورا کیا ہے اور واقعتہ" (دعوت الی اللہ۔) کے کاموں میں مصروف ہو چکی ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ جس قسم کے پھل عطا کر رہا ہے اس سلسلہ میں ایک نمونہ کو دیکھ کر میری روح وجد میں آ گئی۔ بنگال کے ایک گاؤں "کانگولی بنگہ" میں ایک بیوہ خاتون نے بیعت کی اور احمدی دعوت کرنے والیوں کی وجہ سے اس تک پیغام پہنچا' یا شاید کسی (مربی) کے ذریعہ پہنچا ہو گا۔ لیکن وہ آئندہ (دعوت الی اللہ۔) کا مرکز بن گئیں اور اس خاتون کی (دعوت الی اللہ۔) سے مزید تین عورتوں نے بیعت کر لی جس کے نتیجہ میں گاؤں کے بعض مردوں اور مولویوں نے شدید مخالفت شروع کر دی یہاں تک کہ ان تینوں مستورات کے خاندوں نے ان کو یہ دھمکی دی کہ ہم تمہیں طلاق دے کر گھروں سے نکال دیں گے اور ہمارا ہمیشہ کے لئے تم سے تعلق منقطع ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا طلاق دینا کیا چیز ہے تم اگر ہمارے سر بھی تن سے جدا کر دو تو ہم امام...... سے تعلق نہیں توڑیں گی اور جو زور لگتا ہے لگاؤ ہم لازما" (دعوت الی اللہ۔) کریں گی اور اس دین کو آگے پھیلاتی چلی جائیں گی۔ چنانچہ خدا کے فضل کے ساتھ ایک تھوڑے عرصے میں ان تین عورتوں نے مل کر تیس سے زیادہ گھروں کو احمدیت سے وابستہ کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی خواتین میں استطاعت ہے اگر وہ چاہیں تو عظیم انقلاب رونما کر سکتی ہیں۔ آپ کیا سمجھتی ہیں۔ آپ گھروں میں بٹھائے رکھنے والی عورتیں ہیں۔؟ آپ کو میدان جہاد جب اپنی طرف بلا رہا ہو تو دنیا کا کوئی مولوی اگر اس کے خلاف فتویٰ دے تو آپ اس کے منہ پر آپ تھوکیں بھی نہیں۔ اس کی قطعا" پرواہ نہ کریں۔ احمدی خواتین کو بیکار کرنے کے لئے قرآن کریم میں کہیں کوئی تعلیم نہیں ہے۔ احمدی یعنی (ایمان لانے والی....) خواتین سے اللہ تعالیٰ ہر صحت مند میدان میں مردوں سے آگے بڑھنے کی توقع رکھتا ہے۔ کیونکہ (احمدیوں) کو برابر یہ مطمح نظر عطا کیا گیا کہ (نیکیوں کے میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو) اب دیکھئے! آپ ذرا غور کریں!! یہاں یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے مردوں کے لئے ایک مطمح نظر مقرر فرمایا ہے۔ لفظ اتنے خوبصورت استعمال کئے ہیں جو ہر شخص پر برابر چسپاں ہوتے ہیں۔ فرمایا: (-) ہر شخص کے لئے ہم نے ایک مطمح نظر رکھ دیا ہے۔ ہر قوم کے لئے ایک مقصود بنا رکھا ہے اور تمہارے لئے مقصود یہ ہے کہ تم نے ہر حال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی ہے (-) تو ہر نیکی کے میدان میں مردوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا خدا کی طرف سے بطور فریضہ آپ پر عائد کر دیا گیا ہے۔ پس اگر (دعوت الی اللہ۔) کے میدان میں مرد پیچھے رہ رہے ہیں تو ان کو پیچھے چھوڑ دیں اور آپ نکلیں اور اس ملک میں (دین حق) اور احمدیت کا سچا نور پھیلانے کی ذمہ داری اپنی ذات کے لئے قبول کر لیں۔

میں نے اس سے پہلے ایک خطاب میں یہاں عورتوں کو تاریخ اسلام کی ایک درخشندہ مثال بتائی تھی وہ آپ کو بھی بتاؤں گا اور اس کے بعد آپ سے اجازت چاہوں گا۔ ایک ایسا موقعہ آیا تھا جبکہ میدان جنگ سے مسلمان مجاہدین کے پاؤں اکھڑ گئے۔ بعض دفعہ ایسا مجبوری کی حالت میں بھی ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ دشمن کی طرف سے ایسا ریلا آتا ہے کہ جان دینے کی خواہش رکھنے والے بھی اس کو سنبھال نہیں سکتے اور ان کے پاؤں اکھڑ جایا کرتے ہیں۔ پس ان پر الزام کی صورت میں میں بات نہیں کر رہا' ایک واقعہ آپ کو بتاتا ہوں کہ ان سے پیچھے مسلمان خواتین کے خیمے تھے انہوں نے جب یہ دیکھا کہ مجاہدین مسلمان اپنے خیموں کی طرف دوڑے چلے آ رہے ہیں تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک سچی غلام عورت نے اپنی ساتھیوں کو کہا کہ تم اپنے خیموں کے ڈنڈے اکھیڑ لو اور ان مردوں کو یہ بتا دو کہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان

شرک سے اجتناب

جب میرے دادا صاحب کی وفات ہوئی۔ اس وقت میری عمر پورے پانچ برس کی تھی۔ ان کی بیماری میں میرے والد صاحب ہر روز شام کو ڈسکہ چلے جایا کرتے تھے۔ اور صبح کچہری کے کام کے لئے واپس سیالکوٹ آجایا کرتے تھے۔ ڈسکہ اور سیالکوٹ کے درمیان سیدھی سڑک سے ۱۶ میل کا فاصلہ ہے۔ چونکہ یہ سڑک کچی ہے۔ اس لئے والد صاحب گھوڑے پر یہ سفر کیا کرتے تھے۔ گویا ان دنوں ہر روز سردی میں (فروری کا مہینہ تھا) ۳۲ میل کے سواری کیا کرتے تھے۔ اور تمام دن کچہری میں کام بھی کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ گھر پر بھی مقدمات کی تیاری کے لئے وقت نکالتے ہوں گے۔

جس دن ہمارے دادا صاحب کی وفات ہوئی۔ اس دن والد صاحب ان کے پاس ڈسکہ ہی میں تھے۔ ہماری والدہ صاحبہ اور ہم تین بچے (میں اور میری ہمشیرہ صاحبہ اور عزیز شکر اللہ خان) سیالکوٹ میں تھے۔ ہمیں تار کے ذریعہ یہ خبر ملی۔ اور والدہ صاحبہ ہمیں لے کر اسی وقت ڈسکہ روانہ ہو گئیں۔ جب ہم ڈسکہ پہنچے۔ تو ہمارے گھر میں اور مہمان خانہ میں ایک بہت بڑا ہجوم تھا۔ اور دادا صاحب کے جنازہ کے ساتھ اس قدر انبوہ خلقت کا تھا۔ کہ بازار میں سے گذرنے پر لوگوں کو دکانیں بند کرنی پڑیں۔

دادا صاحب کی وفات ہمارے خاندان کے لئے بہت بڑا صدمہ تھا۔ اور چونکہ والدہ صاحبہ کے ساتھ انہیں خاص محبت اور شفقت کا تعلق تھا۔ اس لئے والدہ صاحبہ نے اس صدمہ کو بہت محسوس کیا۔ اور جیسا ان ایام میں رواج تھا۔ ان کے ماتم میں بہت بڑھ کر حصہ لیا۔

میں ذکر کر چکا ہوں۔ کہ ہمارے دادا صاحب کو ایسی رسوم سے سخت نفرت تھی۔ چنانچہ کچھ عرصہ ان کی وفات کے بعد والدہ صاحبہ نے انہیں خواب میں دیکھا۔ اور انہوں نے والدہ صاحبہ کو ساتھ لے جا کر جہنم کا ایک نظارہ دکھایا۔ جہاں چند عورتوں کو دردناک عذاب دیا جا رہا تھا۔ اور بتایا کہ یہ وہ عورتیں ہیں۔ جو ماتم کیا کرتی تھیں۔ اور جزع فزع کرتی تھیں۔ آپ اس نظارہ سے عبرت حاصل کریں۔ اور ایسی باتوں سے آئندہ کے لئے توبہ کریں۔ اور پھر دادا صاحب والدہ صاحبہ کو رسول اللہ ﷺ کے مزار پر لے گئے۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مزار دکھایا۔ یہ دونوں مزار ایک باغ میں نظر آتے تھے۔ اور ان کے سرہانے ایک فوارہ نہایت شفاف پانی کا چل رہا تھا۔ والدہ صاحبہ نے اس فوارے کے پانی کے ساتھ وضو کیا۔ اور آئندہ کے لئے اپنی اس کمزوری سے توبہ کی:۔

اس کے تھوڑا عرصہ بعد ہمارے قریبی رشتہ داروں میں کوئی اور موت ہو گئی۔ اور والدہ صاحبہ کو ماتم پرسی کے لئے جانا پڑا۔ اور اگرچہ اب ان کو خواب میں کافی تنبیہہ ہو چکی تھی۔ اور ان کی طبیعت ماتم وغیرہ کی رسوم سے نفرت بھی کرنے لگ گئی تھی۔ اور ڈرتی بھی تھیں۔ لیکن پھر بھی بوجہ قریبی رشتہ داری کے اور شرکاء کے طعن و تشنیع کے خوف سے ان رسوم سے کلی پرہیز نہ کر سکیں۔

اس کے بعد انہوں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ان کا جسم بیشمار چیونٹیوں سے لتھڑا ہوا ہے۔ اور وہ ان سے نجات حاصل کرنے کی بہت کوشش کرتی ہیں۔ لیکن کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوتی۔ جس قدر چیونٹیوں کو وہ جسم سے اتار کر پھینکتی ہیں۔ اس سے زیادہ اور ان کو چمٹ جاتی ہیں۔ اسی وحشت اور کرب میں ان کی نیند کھل گئی۔ اور پھر پے در پے کئی دفعہ ان کے ساتھ خواب میں یہی کیفیت گذری۔ انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ اس امر کی سزا ہے۔ کہ میں توبہ کرنے کے بعد اپنی توبہ پر پورے طور قائم نہ رہ سکی۔

چنانچہ انہوں نے بہت استغفار کیا۔ اور اپنی توبہ کا اعادہ کیا۔ اور اس حالت پر چند دن گذرنے کے بعد پھر اسی حالت میں ہمارے دادا صاحب کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا۔ آپ نے بہت غلطی کی۔ کہ توبہ کے بعد پھر ایسی باتوں میں شمولیت کی۔ اب آپ نے دوبارہ توبہ کی ہے۔ اس پر آپ مضبوطی سے قائم رہیں۔ اور ایک چادر انہوں نے والدہ صاحبہ کو دی۔ اور ایک شفاف تالاب کی طرف اشارہ کیا۔ کہ آپ جا کر اس چادر کا پردہ کر کے اس تالاب میں غسل کر لیں۔ والدہ صاحبہ فرمایا کرتی تھیں۔ کہ جب اس تالاب میں داخل ہوئی۔ تو اس کے پانی کو نہایت شفاف اور خوشگوار پایا۔ اور جوں جوں میں اس تالاب میں آگے بڑھتی جاتی تھی۔ چیونٹیاں میرے جسم سے اترتی جاتی تھیں۔ اور میرا جسم بالکل صاف اور ہلکا ہو تا جاتا تھا۔ اس خواب سے بیدار ہونے پر میں نے اللہ تعالیٰ کا بہت شکر کیا۔ اور اپنے دل سے عہد کیا۔ کہ اب ہرگز ان باتوں میں حصہ نہ لوں گی۔ اور اس کے بعد مجھے آرام سے نیند آنے لگی:۔

کچھ عرصہ بعد ہمارے چچا صاحب کا بڑا بیٹا فوت ہو گیا۔ اور ہماری والدہ کو پھر ان رسوم میں تھوڑا بہت حصہ لینا پڑا۔ اب کی بار انہوں نے خواب میں دیکھنا شروع کیا۔ کہ دو بیل لمبے سینگوں والے ان پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ ان سے بھاگتی پھرتی ہیں۔ لیکن کہیں جائے مفر نہیں۔ اور بعض دفعہ وہ حملہ کر بھی دیتے ہیں۔ اور ان کے جسم کو اپنے سینگوں سے زخمی کر دیتے ہیں۔ ہر دفعہ سونے پر ان کی یہی کیفیت ہوتی۔ اور چند منٹ میں ان کی آنکھ کھل جاتی۔ اس طور پر گویا نیند حرام ہو گئی۔ اور رات زاری اور دعاؤں میں گذرتی۔ والد صاحب بھی ان کے لئے بہت دعائیں کرتے۔ لیکن یہ کیفیت پورا ایک مہینہ متواتر جاری رہی۔

آخر مہینہ بھر کے استغفار اور دعاؤں کے بعد پھر والدہ صاحبہ نے دادا صاحب کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے انہیں سخت تنبیہہ کی۔ اور فرمایا کہ اب آئندہ کے لئے توبہ کا دروازہ بند ہے۔ اگر پھر آپ نے یہ جرم کیا۔ تو توبہ قبول نہیں ہو گی۔ اور انہوں نے بیلوں کو روک دیا۔ اور والدہ صاحبہ سے فرمایا۔ اب بے فکر گذر جائیں:۔

لیکن ابھی ایک اور امتحان باقی تھا۔ اس آخری توبہ کے تھوڑے عرصہ کے اندر ہماری بڑی پھوپھی صاحبہ کا بڑا فرزند فوت ہو گیا۔ اور والدہ صاحبہ ہماری دادی صاحبہ اور ڈسکہ کی اور چند عورتوں کی ہمراہی میں ہماری پھوپھی صاحبہ کے ہاں ہمدردی اور اظہار افسوس کے لئے گئیں۔

ان دنوں ہمارے دیہات میں رواج ہوا کرتا تھا۔ کہ قریبی رشتہ دار عورتوں کے ماتم پرسی کے لئے آنے پر ایک کہرام مچ جایا کرتا تھا۔ اور بہت واویلا ہوا کرتا تھا۔ اور جس گاؤں میں ماتم ہوا کرتا تھا۔ وہاں کی عورتیں ان قافلوں کی آمد پر اپنے مکانوں کی چھتوں پر سے ان کا واویلا سنا کرتی تھیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی جب ہمارے خاندان کی عورتیں ہماری پھوپھی صاحبہ کے گاؤں کے قریب پہنچیں۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ گاؤں کی عورتیں اس انتظار میں اپنے مکانوں کی چھتوں پر بیٹھی ہیں۔ کہ ان کا واویلا سنیں۔

والدہ صاحبہ نے اپنی ہمراہی عورتوں سے درخواست کی کہ وہ مطلق واویلا نہ کریں۔ اور بالکل خاموشی سے پھوپھی صاحبہ کے مکان پر پہنچ جائیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن جب وہ گلی میں داخل ہوئیں۔ تو اردگرد کے مکانوں کی چھتوں پر جمع شدہ عورتوں میں سے بعض نے انہیں طنز کرنے شروع کئے۔ اور کہا:۔

"بی بیو ہنستی ہوئی چلی جاؤ"

والدہ صاحبہ اور ان کی ساتھ کی عورتوں نے صبر سے یہ سب کچھ سنا اور برداشت کیا۔ اور خاموشی سے پھوپھی صاحبہ کے مکان کے اندر داخل ہو گئیں۔ وہاں پہنچ کر بھی والدہ صاحبہ نے کسی رسم یا کسی قسم کی جزع فزع میں حصہ نہیں لیا۔ اور اس امتحان میں اللہ تعالیٰ نے انہیں پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد والدہ صاحبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری مضبوطی سے اپنے عہد پر قائم رہیں۔

یہ زمانہ والدہ صاحبہ کا احمدیت سے پہلے کا زمانہ تھا۔ اس زمانے میں والدہ صاحبہ کو خواب اور رؤیا میں اکثر دادا صاحب ہی نظر آیا کرتے تھے۔ اور انہی کے ذریعہ ان کی روحانی اور اخلاقی تربیت ہوئی تھی۔ اور زیادہ تر انہی کے ذریعہ بشارات حاصل ہوتی تھیں۔

چنانچہ ۱۹۰۳ء کا ذکر ہے۔ والدہ صاحبہ نے دادا صاحب کو خواب میں دیکھا۔ اور ان سے کہا۔ کہ میرے پاس یہ ایک روپیہ داغدار ہے۔ اسے بدل دیجئے۔ انہوں نے وہ روپیہ لے لیا اور اپنی جیب سے ایک روپیہ نکال کر والدہ صاحبہ کو دیا اور کہا۔ میرے پاس اب یہ ایک ہی روپیہ ہے یہ لے لیجئے۔ لیکن یہ محمد شاہی روپیہ ہے۔ اس پر کلمہ کندہ ہے۔ اس کی بے ادبی نہ ہو۔ اس خواب کے بعد والدہ صاحبہ کو یقین ہو گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک اور فرزند عطا کرے گا۔ لیکن ساتھ ہی یہ فکر تھی۔ کہ ہمارا ایک بھائی حمد اللہ خاں جو عزیز شکر اللہ خاں سے چھوٹا اور عزیز عبد اللہ خاں سے بڑا تھا۔ اور جس کی صحت اچھی نہیں رہتی تھی۔ اور کمزور سا تھا فوت ہو جائے گا۔

چنانچہ چند ماہ بعد عزیز اسد اللہ خاں پیدا ہوا۔ اور اس کے پیدا ہونے کے کچھ ماہ بعد حمد اللہ خاں خسرہ سے بیمار ہوا۔ اور چند دن بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ والدہ صاحبہ نے اس موقعہ پر بھی نہایت صبر سے کام لیا۔ اور کوئی کلمہ تک منہ سے نہیں نکالا۔ جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتا۔ حمد اللہ خاں فجر کے وقت فوت ہوا۔ اور دس بجے سے قبل اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین سے فارغ ہو کر والد صاحب حسب معمول مقدمات کی پیروی کے لئے کچہری چلے گئے۔ اور ہمیں بھی وقت پر تیار کر کے مدرسہ بھیج دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی- سویڈن

شیر افضل جعفری اور ڈاکٹر عبدالسلام

عزیزی عبدالکریم خالد نے لاہور کے کسی روزنامہ میں جھنگ کالج کو عبدالسلام کالج کا نام دینے کی کسی تحریک کا تذکرہ کیا ہے- یہ مختصر سا مضمون اسی سلسلہ میں ہے-

یہ نوبل پرائز سے پہلے کی بات ہے- سلام صاحب پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے اور گورنمنٹ کالج جھنگ میں کانووکیشن ایڈریس دینے کے لئے جھنگ جانے والے تھے- ربوہ سے مجھے اور برادرم مکرم پروفیسر نصیر احمد خان کو بھی پرنسپل عبدالباقی صاحب نے اس تقریب میں مدعو کر رکھا تھا- ہم لوگ تقریباً سلام صاحب کے ساتھ ہی ربوہ سے روانہ ہوئے اور کم و بیش دو چار دس منٹ کے وقفہ سے کالج پہنچے- کالج میں خوب چہل پہل تھی- کانووکیشن کے شامیانہ میں جھنگ کی سربر آوردہ شخصیتیں موجود تھیں- سرکاری افسر بھی بڑے ادب آداب سے تشریف رکھتے تھے- ہمیں جس بات نے متاثر کیا وہ یہ تھی کہ جھنگ کے مشہور شاعر اور جھنگ رنگ کے بانی و مہتمم جناب شیر افضل جعفری، پہلی قطار میں اہم مہمانوں کے ساتھ تشریف رکھتے تھے- وہی طرہ والی پگڑی، شلوار قمیص اور دیسی جوتی! ہم لوگ مہمانوں والی دوسری قطار میں تھے-

جب کانووکیشن کا جلوس، جعفری صاحب کے قریب سے گذرا تو جعفری صاحب نے بے اختیار ہو کر کہا "جیو پتر سلام!" ادھر کانووکیشن ایڈریس دینے کا وقت آیا تو سلام صاحب نے بھی تمام روایتی دیواریں گرا دیں- کانووکیشن ایڈریس کی روایت یہ ہوتی ہے کہ اس میں پرنسپل کے سوا کسی اور کو مخاطب کر کے نہیں پکارا جاتا- سلام صاحب نے ایڈریس یوں شروع کیا-

"استاذی المحترم شیر افضل جعفری صاحب اور محترم پرنسپل صاحب!"

اس استاد نوازی پر حاضرین نے داد و تحسین کے ڈونگرے برسائے! جعفری صاحب تو پھولے نہیں سماتے تھے- سلام صاحب پرائمری سکول کی ابتدائی جماعتوں میں جعفری صاحب کے شاگرد رہے تھے مگر وہ پھر بھی استاد کے مرتبے کو نہیں بھولے!

جب سلام صاحب کو نوبل پرائز ملا تو شیر افضل جعفری صاحب اور جعفر طاہر، دونوں نے تہنیتی قصائد لکھے- جماعت کے پرچہ انصار اللہ کی طرف سے حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو اس وقت انصار اللہ کے صدر تھے مجھے حکم دیا کہ میں انصار اللہ کا عبدالسلام نمبر' ایڈیٹر کی حیثیت سے مرتب کروں- چنانچہ تعمیل ارشاد میں میں نے انصار اللہ کا عبدالسلام نمبر ایڈٹ کیا- مذکورہ بالا دونوں قصائد' مذکورہ پرچہ میں چھپے ہوئے موجود ہیں اور جھنگ کے شرفاء کی ترجمانی کرتے ہیں-

سلام صاحب کے سلسلہ میں کچھ دنوں سے کچھ باتیں مسلسل الفضل میں چھپ رہی ہیں- مگر یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اگر کوئی سلام صاحب کی عزت افزائی کرتا ہے تو خود اپنی عزت افزائی کے لئے کرتا ہے- سلام صاحب پر کوئی احسان نہیں کرتا- ان کی شخصیت اور ان کا مرتبہ ایسی عزت افزائیوں سے کہیں بلند ہے- سو باتوں کی ایک بات کہ نوبل پرائز' ڈاکٹر سلام کی عزت افزائی نہیں تھی' خود نوبل پرائز والوں کی عزت افزائی تھی! اور یہ بات ایک دو نہیں' بے شمار اہل علم نے برملا اور دو ٹوک کہی ہے! رہا پاکستان کے کور چشموں کا معاملہ تو

گر نہ بیند ازاں را شپرۂ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ؟

ڈاکٹر وزیر آغا صاحب نے جو اردو کے منفرد ترین اور مشہور ترین ادیب ہیں اپنی سوانح عمری "شام کی منڈیر" میں سلام صاحب کا تذکرہ کیا ہے- آغا صاحب بھی گورنمنٹ کالج جھنگ کے پرانے طالب علم اور سلام صاحب کے ہمعصر ہیں لکھتے ہیں-

"کالج کے جلسہ تقسیم انعامات میں سب سے زیادہ انعامات ایک چھوٹے قد کے لڑکے کو ملے اسے انعام میں کتابوں کا اتنا بڑا ڈھیر ملا کہ اس سے اٹھایا نہیں جاتا تھا- کالج کے اساتذہ کھسر پھسر کر رہے تھے کہ یہ لڑکا تو جینئس ہے- ریاضی اور سائنس اس کے مضامین تھے جن میں وہ اپنی کلاس کے طلباء سے میلوں بلکہ صدیوں آگے تھا- اس لڑکے کا نام عبدالسلام تھا برسوں بعد اسے طبیعات کا نوبل انعام ملا اور وہ دنیا بھر میں مشہور ہو گیا- میں کالج میگزین کا مدیر تھا- مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اس میں عبدالسلام کا ایک اردو ڈراما بھی شائع کیا تھا------ پچھلے دنوں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں انہیں وہ پرچہ مہیا کروں جس میں وہ ڈراما چھپا تھا مگر میں یہ پرچہ کہاں سے لاتا؟"

اس لئے پروفیسر عبدالسلام پر لکھتے وقت یہ نکتہ ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ سلام صاحب ستائشوں، صلوں اور تعریفوں سے کہیں بلند ہیں انہیں کسی کی کوئی حاجت نہیں!! ان کا عبدالسلام ہونا ہی ان کے لئے کافی ہے!!-

---

یاد رفتگاں

شاہد اقبال

محترم مجاہد سیلونی صاحب

میرے ابا جان مکرم قریشی محمد حنیف مجاہد سیلونی ۱۸- جنوری ۱۹۸۳ء کو ربوہ میں فوت ہوئے تھے- ان کے بارے میں یہ چند سطور محض حصول دعا کی خاطر تحریر کر رہا ہوں-

محترم والد صاحب کا تعلق سری لنکا سے تھا- دس بہن بھائی تھے- احمدیت سے صرف آپ اکیلے ہی مشرف ہوئے- آپ نے میٹرک کیا اور آپ کے بھائیوں نے آپ کو فوج میں بھرتی کرا دیا- سروس کے دوران آپ کا تبادلہ سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں ہو گیا- جہاں آپ کی ملاقات چند احمدیوں سے ہوئی- سلسلہ کا لٹریچر بھی انہی احمدیوں سے میسر آیا جو تامل زبان میں شائع شدہ تھا- اس وقت احمدی احباب جلسہ سالانہ قادیان پر جانے کی تیاریوں میں تھے- والد صاحب نے بھی قادیان جانے کی خواہش کا اظہار کیا اور پھر اجازت کی غرض سے اپنی والدہ کے پاس آئے اور بتایا کہ میں قادیان جانا چاہتا ہوں- یہ سننا تھا کہ سارا خاندان مخالفت پر اتر آیا- سگے بھائیوں نے قتل کی دھمکیاں دیں غرضیکہ سارا خاندان جان کا دشمن بن گیا- لیکن یہ دشمنی آپ کے راستے کی روک نہ بن سکی- آپ کی والدہ نے تو اجازت دے دی لیکن بھائیوں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور آپ کو قتل کرنے کی دھمکی دی گئی- اور آپ اس مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی والدہ سے کچھ رقم لے کر اپنے گھر سے نکل پڑے- اچانک اسی وقت تیز بارش شروع ہو گئی اور آپ کی جان کے دشمن گھروں سے نہ نکل سکے- اڈے پر پہنچے تو ایک بس پر سوار نہ ہو سکے اور یہ آپ کو بس اسٹاپ پر چھوڑ کر آگے نکل گئی- آپ کو خطرہ تھا کہ آپ کے بھائی آپ کے پیچھے آئیں گے اس لئے اس بس میں سوار نہ ہونے کا افسوس ہوا- کچھ انتظار کے بعد دوسری بس آ گئی بس میں سوار ہوئے تو کچھ دور جا کر معلوم ہوا کہ پہلے والی بس کا ایکسیڈنٹ ہو چکا ہے- اللہ تعالیٰ نے اسی طرح پر آپ کی حفاظت فرمائی اور آپ کولمبو میں موجود احمدیوں کے پاس پہنچ گئے- یہ ۱۹۴۵ء کے جلسہ سالانہ کے ایام تھے- کولمبو کے احمدیوں کے ساتھ قادیان پہنچے- اس وقت آپ کی عمر صرف ۱۴ سال تھی جلسہ کے بعد آپ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے-

محترم والد صاحب تیر کمان اور تلوار چلانے کے بہت شوقین تھے- قادیان میں قیام کے دوران جب آپ نے اس کھیل کا مظاہرہ کیا تو آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے لوائے احمدیت اور ایک تلوار عطا فرمائی- اور آپ کی دو سال قبل کی خواب پوری ہو گئی-

محترم والد صاحب کے والد عمر مچھلی کا کاروبار کرتے تھے- کھاتا پیتا گھرانہ تھا- خود والد صاحب کا ایک باغ تھا جو کہ بہت وسیع تھا- جب احمدی ہوئے تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان آئے تھے اور کہا کرتے تھے جو دولت ایمان خدا نے مجھے دے دی ہے اس کے بعد اور کسی چیز کی ضرورت نہیں رہی- بیعت کر لینے کے بعد قادیان ہی میں رہنے کا فیصلہ کر لیا- زبان تامل تھی نہ اردو بول سکتے تھے نہ پڑھ سکتے تھے- پہلے اردو سیکھنی شروع کی پھر جامعہ احمدیہ میں تین سال پڑھائی کی لیکن زبان کی وجہ سے مزید تعلیم جاری نہ رکھ سکے- قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے ربوہ میں آ گئے- ۲۷- دسمبر ۱۹۶۴ء کو آپ کا نکاح محترمہ صادقہ پروین صاحبہ سے ہوا اور ۱۲- اپریل ۱۹۶۵ء کو شادی ہوئی- حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کروائی تھی- محترم والد صاحب کی وفات کے بعد ہم سب بہن بھائیوں (تین بھائی اور چار بہنیں) کی پرورش و تربیت ہماری والدہ صاحبہ نے ہی کی ہے اور کر رہی ہیں- احباب جہاں ہمارے والد صاحب کی درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں وہاں ہماری والدہ صاحب کو خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور اولاد کی طرف سے ہمیشہ آنکھیں ٹھنڈی رکھے-

---

یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی ایسی ہیں جن میں انسان عموماً سمجھتا ہے کہ چھوٹی سی باتوں میں اگر خدا کی مرضی سے ہٹ بھی جایا جائے تو کوئی حرج نہیں حالانکہ بعض دفعہ چھوٹی باتوں میں اطاعت زیادہ عظمت کا نشان ہے- اور توحید پرستی کی علامت ہے-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی۔ حالات۔ واقعات۔ شخصیات۔

نون سین

پاکستان میں سائنس کی چوٹی کانفرنس

مسعود اے بھٹی کراچی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ پھر کوششیں جاری ہیں کہ پاکستان میں تھرڈ ورلڈ سائنس سمٹ منعقد کی جائے۔ یہ سمٹ تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی منعقد کرے گی اور اس کے سربراہ ہمارے اپنے نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام ہیں۔ سائنس اور سائنسی تحقیقات کے سلسلے میں تیسری دنیا جس کے ساتھ تعلق رکھنے والے زیادہ تر مسلمان ممالک ہیں نے کچھ اس قسم کی عدم دلچسپی کا اظہار کیا ہے جسے صرف خوفناک ہی کے لفظ سے یاد کیا جا سکتا ہے۔ نہایت شاندار تاریخ اور روایات جن کا تعلق مسلمانوں کی سائنس کی دنیا میں برتری سے ہے اور اسی طرح طب کے میدان میں بھی' نے بھی ہمیں اس بات کی یقین دہانی کرانے میں کامیابی حاصل نہیں کی کہ سائنس کے علوم ترقی کے لئے اور فوائد حاصل کرنے کے لئے کتنے اہم ہیں۔ جبکہ مغربی دنیا نے سائنسی فتوحات کے سفر کا بہت مدت سے آغاز کر دیا ہوا ہے۔ اور یہ وہ راستہ ہے جو انہیں ہمارے آباو اجداد کے سوا کسی نے نہیں دکھایا تھا۔ ہم جن کا تعلق تیسری دنیا سے ہے۔ اس بات میں نا کام رہے ہیں کہ اپنے لئے کوئی سائنسی پالیسیاں وضع کریں تاکہ ہماری ضروریات خاص طور پر سائنسی اور ٹیکنیکی ترقی میں پوری ہو سکیں۔ یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ اسلامی دنیا جس کے پاس بہت زیادہ دولت بھی موجود ہے اور افرادی قوت بھی نے موقع سے فائدہ اٹھانے سے ایک لحاظ سے انکار کر دیا ہے۔ اور مشکل حالات کا سامنا کرنے کی بجائے چھوٹے چھوٹے راستے اختیار کر لئے ہیں۔ یعنی دوسرے ممالک سے ٹیکنالوجی کو درآمد کرنے کے۔ اور ایسا کرنے کے لئے انہیں خاصی بڑی رقوم ادا کرنی پڑتی ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ انہیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ علوم کے حصول میں چھوٹے راستے ہوتے ہی نہیں۔ تیار شدہ ٹیکنالوجی کو دوسرے ممالک سے بے تحاشا منگواتے چلے جانا دوسرے ممالک جن میں خاص طور پر مغرب کا ذکر کیا جا سکتا ہے نے ہمیں کلی طور پر ان پر انحصار کرنے والا بنا دیا ہے۔ جہاں تک یوروپ کی اقوام کا تعلق ہے۔ وہ اپنے سیاہ براعظم کو پھلتے پھولتے براعظم میں تبدیل کرنے مین کامیاب ہو گئے ہیں۔

اور انہوں نے سائنسی علوم حاصل کر کے فتوحات کے دروازے کھول لئے ہیں۔ ہم تیسری دنیا کے مسلمان لوگ نہایت آہستگی کے ساتھ لیکن یقینی طور پر تاریک زمانوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ سائنس کی دنیا میں ہمارا سائنسی قد ہمارے لئے شرم کا باعث ہے۔ مسلمانوں نے سائنس میں برتری حاصل کی ہوئی تھی اور عرب سے لے کر یوروپ کے سپین تک انہیں یہ برتری حاصل تھی۔ زندہ رہنے کے لئے آہستہ اور تکلیف دہ تنزل کی کیفیت جو ہمیں اندھیروں میں لئے چلی جا رہی ہے اور مغرب کی برتری کا مقابلہ کرنے کے ناقابل بنا رہی ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان لوگوں نے اپنے سائنسی علوم اور ٹیکنالوجی کو بہت فروغ دے لیا ہے۔ اسی صورت حال سے بچنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی ترجیحات پر نظر ثانی کریں۔ وہ برتری جس کا ٹیکنالوجی سے تعلق ہے اور جو مغرب کو حاصل ہے۔ اسے صرف اسی طرح روکا جا سکتا ہے کہ تیسری دنیا انتہائی کوشش کر کے سائنس اور ٹیکنالوجی کی دنیا میں آگے بڑھے۔ جس بات کی ہمیں اس وقت ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ سائنسی تعلیم کے ادارے قائم کئے جائیں جہاں پر حصول علم کی حوصلہ افزائی ہو اور وہاں مواقع بھی مہیا کئے جائیں۔ تاکہ نئی نئی ایجادات کی جا سکیں۔ اور جیسا کہ آج کل ہے اس حصول علم کا گلا نہ گھونٹا جائے۔ تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی نے جو دعوت دی ہے تھرڈ ورلڈ سمٹ کے انعقاد کی اسے فوری طور پر پاکستان کو قبول کر لینا چاہئے۔ ہر قسم کی کوشش کرنی چاہئے کہ یہ موقعہ ہمارے لئے آگے بڑھنے کے ابتدائی اقدام کی صورت میں سامنے آئے اور اس کے بعد ہم متحد اور متفق ہو کر ایک ایسی سکیم بنائیں جس سے سائنس اور سائنسی علوم کو تیسری دنیا میں فروغ حاصل ہو سکے۔ (مسعود بھٹی صاحب کا یہ خط ڈان کے ۵ دسمبر ۱۹۹۳ء کے شمارے میں شائع ہوا)

آٹھویں ترمیم

حکومت اسلامی شقیں قائم رکھے گی۔

اسلام آباد۔ ۱ دسمبر پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے یہ خیال ترک کر دیا ہے کہ وہ متنازعہ آٹھویں ترمیم کو کلی طور پر ختم کرے۔ پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ متعدد اسلامی شقیں قائم رکھی جائیں گی۔

سرکاری ذرائع کے مطابق سپیشل کمیٹی برائے آٹھویں ترمیم ہفتہ کے روز اسلام آباد میں اجلاس کرے گی۔ (یہ خبر ۳/ دسمبر جمعہ کے روز کی ہے) تاکہ اس ڈرافٹ کو آخری شکل دی جائے جس کے ذریعے بعض بڑی شقیں اس ترمیم میں سے نکال دی جائیں گی جن سے صدر کے اختیارات قومی اسمبلی کو تحلیل کرنے کے بھی شامل ہیں۔ ان ذرائع نے کہا کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آٹھویں ترمیم کی بعض اسلامی شقوں کو قائم رکھا جائے۔ اور یہ فیصلہ پارلیمنٹ کی مذہبی جماعتوں کی درخواست پر کیا گیا ہے پارٹی کا کہنا ہے کہ انہوں نے صدارتی انتخاب میں ہماری حمایت کی تھی اور ہم نے ان سے یہ عہد کیا تھا کہ متنازعہ ترمیم کی اسلامی شقیں محفوظ رکھی جائیں گی۔ یہ بات خصوصی کمیٹی جس کے سپرد دستور کو بہتر بنانے کی تجاویز پیش کرنا ہے۔ کے ایک رکن نے بتائی ہیں۔ اس کمیٹی کے سربراہ وزیر تعلیم سید اقبال حیدر ہیں اور اس کے دیگر اراکین اٹارنی جنرل جسٹس ریٹائرڈ فخرالدین جی ابراہیم۔ سابق وزیر داخلہ چوہدری اعتزاز احسن پاکستان مسلم لیگ قاسم گروپ کے سربراہ سینیٹر ملک محمد قاسم۔ اور سینیٹر اقبال احمد خان ہیں۔ ان ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ کمیٹی اس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ اصولی طور پر شریعت کورٹس جنہیں آٹھویں ترمیم کے تحت تشکیل دیا گیا تھا کو جاری رکھا جائے۔ اور کہ اس سلسلے میں پہلے جو فیصلہ کیا گیا تھا۔ واپس لے لیا جائے۔ (اس کے علاوہ بھی۔ احتشام الحق نے بعض مزید باتیں بتائیں۔)

بقیہ صفحہ ۳

اب تمہارے لئے دو موتوں میں سے ایک لازماً مقدر ہے یا دشمن کے ہاتھوں مارے جاؤ گے اور شہید کہلاؤ گے یا ہمارے ڈنڈوں سے مر کر مردود موت کو قبول کرو گے اب بتاؤ تمہیں کیا کرنا ہے۔ یہ آواز جب مردوں کے کان تک پہنچی تو اس طرح پلٹے ہیں جس طرح کوئی بھوکا نغذا کی طرف لوٹتا ہے اور اس شان کے ساتھ انہوں نے اس میدان میں جانیں دی ہیں کہ اس میدان کا یکسر پانسہ پلٹ کر رکھ دیا۔ اس ذلت ناک شکست کو ایک عظیم فتح میں تبدیل کر دیا۔

پس اے احمدی خواتین! میں تم سے توقع رکھتا ہوں (-) کہ تم اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ مرد تمہیں کیا کہتے ہیں بلکہ تم ہر اس نیکی کے میدان میں جس میں مرد غافل ہو رہے ہیں آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ ہر نیکی کے میدان میں نئی فتوحات حاصل کرو یہاں تک کہ تمہارے مردوں میں بھی غیرت جاگ اٹھے اور وہ بھی دین کی حمیت میں اور دین کے دفاع میں تم سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں اگر تم ایسا کرو تو ہندوستان چند صدیوں کی بات نہیں چند دھاکوں میں (احمدیت) کے قدموں میں پڑا ہوا ہو گا۔ اور اس فتح کا سہرا تمہارے سر پر لکھا جائے گا۔ اے احمدی خواتین! تمہارے سر پر اس کا سہرا ہو گا۔ اے احمدی خواتین! کوئی مرد دولہا اس سہرے کا حقدار نہیں یہ احمدی دولہنیں (-) نیکیوں سے سجی ہوئی دولہنیں ہیں جن کے سر اس فتح کا سہرا باندھا جائے گا۔ خدا کرے کہ آپ کو بھی یہ سہرا نصیب ہو اور مردوں کو بھی یہ سہرا نصیب ہو۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ)

اعلان دار القضاء

(مکرم محمد یعقوب بابت ترکہ مکرم چوہدری لال دین صاحب)

مکرم محمد یعقوب صاحب آف دار الصدر ربوہ حال مقیم جرمنی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری لال دین صاحب ولد امیر بخش صاحب کاہلوں ساکن عینو والی ضلع نارووال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا پلاٹ ۸/۲۵ دار الیمن ربوہ میں سے ان کا حصہ میرے نام منتقل کیا جائے۔ دوسرے بہن بھائی بھی اس امر سے متفق ہیں۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم محمد یوسف صاحب (پسر)
۲۔ مکرم محمد یعقوب صاحب (پسر)
۳۔ مکرم محمد صادق صاحب (پسر)
۴۔ مکرم محمد صدیق صاحب (پسر)
۵۔ مکرم محمد رفیق صاحب (پسر)
۶۔ مکرم حمید احمد صاحب (پسر)
۷۔ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ (دختر)
۸۔ محترمہ مقبول بیگم صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد صاحب کارکن الفضل کچھ عرصہ سے بیمار ہیں

○ مکرم محمد رفیع صاحب کا موٹر سائیکل کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔ تقریباً ۳ روز سے ڈسٹرکٹ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ ان کے پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ حالت تشویش ناک ہے۔

○ محترمہ ناہید اختر صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید صاحب جھنگ صدر کا رسولی کا آپریشن مورخہ ۵۔ دسمبر ۹۳ء کو سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ میں ہوا ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ محمد صادق صاحب ہڈیارہ ضلع لاہور کی بیٹی بشیرہ بیگم صاحبہ کو مورخہ ۲۷۔ نومبر ۹۳ء کو ہیضہ کی تکلیف ہوئی اس سے افاقہ ہوا مگر شام کو دل کی تکلیف ہوئی جو جان لیوا ثابت ہوئی۔ آپ کی عمر قریباً ۳۲ برس تھی۔ ان کی تدفین کے بعد محترم صادق صاحب کے بڑے داماد مکرم سعید صاحب جو بعارضہ ٹی بی بیمار تھے اور ہسپتال میں داخل تھے اس سے اگلے روز وفات پاگئے۔ ان کی بڑی بیٹی کے چار بچے ہیں اور چھوٹی کے تین۔ احباب سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ ۲۶۔ نومبر ۹۳ کو مکرم محمد طفیل صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری جو کہ دیرینہ خادم سلسلہ تھے قضاء الٰہی سے وفات پاگئے۔

آپ گذشتہ چھتیس برس سے جماعتی خدمات میں مصروف عمل تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ محترم صوبیدار میجر علی محمد صاحب آف قصور کی اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ دختر مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب آف دارالنصر ربوہ مورخہ ۲۳۔ نومبر کو دل کا دورہ پڑنے سے راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ آپ کی میت راولپنڈی سے ربوہ لائی گئی اور مورخہ ۲۴۔ نومبر کو بعد فجر جنازہ بیت المبارک میں ادا کرنے کے بعد بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ خورشد خانم صاحب اہلیہ مکرم بابو عنایت اللہ صاحب مورخہ ۱۸۔ نومبر ۹۳ء کو ڈرگ روڈ کراچی میں انتقال فرما گئیں ہیں۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت اساتذہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ انگلش میڈیم سکولز / کالجز میں پڑھانے کا تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔ ایسے احباب جو مندرجہ ذیل مضامین میں بی۔اے/بی۔ایس۔سی یا ایم۔اے/ایم۔ایس۔سی ہوں۔

وہ مورخہ ۱۸۔ دسمبر ۱۹۹۳ء تک اپنی درخواستیں زیر دستخطی کو پہنچادیں۔

۱۔ انگلش ۲۔ فزکس ۳۔ کیمسٹری

۴۔ ریاضی ۵۔ باٹنی ۶۔ بیالوجی

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

رضاکار معلمین کی سہ ماہی کلاس

○ وقف جدید کے تحت ۱۵۔ جنوری ۹۴ء سے رضاکار معلمین کی سہ ماہی کلاس جاری ہو رہی ہے۔ اس اعلان کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جہاں تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے وہ اپنی جماعت میں سے ایک نمائندہ بھجوائیں جو مرکز میں رہ کر تین ماہ کی کلاس میں تعلیم حاصل کریں اور واپس جاکر جماعتی تعلیم و تربیت کا کام کرسکیں۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے ایسے افراد اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے دفتر کو اپنے کوائف کے ساتھ ۳۱۔ دسمبر ۹۳ء تک ارسال کریں قیام طعام کا انتظام دفتر کے ذمہ ہوگا۔ قرآن مجید اور کاپی اپنے ہمراہ لائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

اعلان دارالقضاء

(مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب طاہر بابت ترکہ محترمہ رضیہ طاہر صاحبہ)

مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب طاہر ابن مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب مکان نمبر ۴/۲۴ دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ رضیہ طاہر صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ لہٰذا ان کا پلاٹ ۱۶/۴۱ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ (برقبہ دس مرلے) درخواست دہندہ کے نام منتقل کردیا جائے۔ ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ امتہ الرفیق نیرہ صاحبہ (بیٹی)

۲۔ محترمہ امتہ الجمیل حمیرہ صاحبہ (بیٹی)

۳۔ محترمہ ثمیرہ سعدیہ صاحبہ (بیٹی)

۴۔ محترمہ ماہ رخ صاحبہ (بیٹی)

۵۔ مکرم ظہیر طاہر صاحب (بیٹا)

۶۔ مکرم شہریار طاہر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

○ (مکرم محمد صادق صاحب صفدر بھٹی بابت ترکہ مکرم سیف علی صاحب بھٹی)

مکرم محمد صادق صاحب صفدر بھٹی ابن مکرم سیف علی صاحب بھٹی ساکن مکان ۵/۴۰ دارالعلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ وہ اپنے والدین کی تنہا اولاد ہیں۔ ان کے والد صاحب موصوف بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مذکورہ مکان ۵/۴۰ دارالعلوم شرقی ربوہ درخواست دہندہ کے نام منتقل کردیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

رپورٹ اجتماع واقفین نو

○ مورخہ ۹۔ نومبر ۹۳ء کو بیت الحمد احمدیہ مارٹن روڈ میں واقفین نو کراچی کا اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں شرکت کے لئے محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو اور ناصر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مرکز سے تشریف لائے۔

یہ اجتماع مکرم و محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں مکرم لقمان احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے "بچوں کی تربیت میں والدین کے باہمی تعلقات کا اثر" اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک" کے مضامین پر تقاریر فرمائیں۔

اس کے بعد محترم وکیل صاحب وقف نو نے واقفین نو اور ان کے والدین کی تعلیم و تربیت کے بارہ میں نصائح فرما کر آئندہ لائحہ عمل پیش فرمایا۔

بعد ازاں واقفین نو کے مابین تین معیاروں کا دینی مقابلہ مکرم عبدالسلام صاحب شاہد مربی سلسلہ نے کرایا۔ جس میں مکرم ناصر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ اور مکرم محمود احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ نے منصفین کے فرائض سرانجام دیئے۔

ہر سہ معیار میں اول دوم اور سوم آنے والے واقفین و واقفات نو میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر میں محترم امیر صاحب کراچی نے اس بابرکت تحریک کے اعلیٰ مقاصد اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اجتماع کے اختتام پر تمام بچوں میں ٹافیاں اور بسکٹ بطور تحفہ تقسیم کئے گئے۔

اجتماع میں ۳۱۷ واقفین نو ۱۷۸ ان کے والد صاحبان اور ۲۴۵ مائیں شامل ہوئیں۔ نیز ۱۱۶ دیگر افراد و بچگان نے شرکت کی۔

یہ اجتماع ۹-۳۰ بجے سے ۱۲-۳۰ بجے تک جاری رہا۔

اللہ تعالیٰ مکرم و محترم سیٹھ منیر احمد صاحب سیکرٹری وقف نو کراچی اور ان کے ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جنہوں نے اس اجتماع کا پروگرام تشکیل دے کے اس کو کامیاب بنانے میں بھرپور حصہ لیا۔

تبدیلی ٹیلی فون

مکرم چوہدری محمد ابراہیم منیجر ماہنامہ انصاراللہ

دفتر 469 گھر 211768

مکرم عبدالمنان نادر زرگر (رہائش)

پرانا 749 نیا 211749

پرانا 549 نیا 211549

گمشدہ سائیکل

○ مورخہ ۳۔ دسمبر ۹۳ء بیت الاقصیٰ ربوہ سے ایک عدد سائیکل (سہراب۔ ڈبل فریم۔ سبز رنگ) کوئی دوست غلطی سے لے گئے ہیں۔

براہ کرم دفتر صدر عمومی میں پہنچادیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۹- دسمبر- سردی کا سلسلہ جاری ہے- ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۹ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۲۵ درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم مکمل طور پر ختم نہیں کی جاسکتی- آئین کے متنازعہ آرٹیکل ۵۲- ۲بی کے تحت اسمبلی ٹوٹنے کا خطرہ جلد دور ہونا چاہئے- تاہم آٹھویں ترمیم کی بعض شقیں برقرار رہنی چاہئیں- انہوں نے کہا کہ اب میں ایک پارٹی کا صدر نہیں آئین کے تحت اپنا کردار ادا کروں گا- انہوں نے کہا کہ میرا فرض ہے کہ حکومت اور مسلح افواج کے درمیان تعلقات اچھے رہیں- شرح خواندگی میں کمی ہماری قومی ناکامی ہے-

○ امریکہ نے دھمکی دی ہے کہ ۲۰- دسمبر ۹۳ء تک بقایا رقم نہ ملی تو پاکستان کو ایف ۱۶ طیارے دینے کا معاہدہ ختم ہو جائے گا- پاکستان ایک ارب ۴۰- کروڑ ڈالر کے اس سودے سے امریکہ کو ۶۵ کروڑ ڈالر ادا کر چکا ہے- لیکن مارچ ۱۹۹۳ء میں پہلی کھیپ نہ ملنے پر ادائیگی روک دی تھی-

○ نہر اپر جہلم نے مزید ۸ مسافروں کو نگل لیا- ۱۰ شدید زخمی ہوئے بدقسمت ویگن راولپنڈی سے منڈی بہاؤالدین جارہی تھی کہ ٹرک کو کراس کرتے ہوئے نہر میں جا گری-

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کا ایران پہنچنے پر شاندار خیر مقدم کیا گیا وزیر اعظم نے کہا کہ ایران اور پاکستان کے درمیان متعدد شعبوں میں تعاون کے وسیع امکانات ہیں-

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر کا اعتبار ختم ہو گیا ہے اب کسی قیمت پر مذاکرات نہیں کریں گے- جس نے اپنی ماں اور اپنے محسن غلام اسحاق سے وفا نہیں کی تو وہ اپوزیشن سے کیا وعدے نبھائیں گے- انہوں نے الزام لگایا کہ مسئلہ کشمیر کو بھی اس حکومت نے رول بیک کر دیا ہے-

○ پاکستان اور بھارت جنوری ۹۴ء میں ایٹمی تنصیبات کی فہرستوں کا تبادلہ کریں گے-

○ درگاہ حضرت بل کی مسجد میں ۴۵ روز سے نماز ادا نہیں ہو سکی بھارتی فوجیوں کے محاصرے اور نمازیوں کو درگاہ کے علاقے میں داخل ہونے کی اجازت نہ دینے سے درگاہ کی مسجد میں اذان بھی نہیں دی جارہی- درگاہ کے اندر بھارتی فوجیوں کی شراب نوشی کی بھی اطلاعات ملی ہیں-

○ ۷۰ کلفٹن کراچی میں بیگم نصرت بھٹو سے ملاقات کرنے والوں میں اضافہ ہو رہا ہے- حفیظ پیرزادہ اور بجارانی ملاقات کے بعد اہم مشن پر اسلام آباد روانہ ہو گئے- مصطفیٰ جتوئی اور غلام مصطفیٰ کھر نے فون پر بیگم بھٹو سے رابطہ کیا- ملک معراج خالد' احترام الحق تھانوی اور پیار علی الانہ بھی پہنچ گئے-

○ بنکوں اور مالیاتی اداروں کے قرض نادہندگان کی گرفتاری اور ان کی املاک کو نیلام کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے- وزیر اعظم نے انکم ٹیکس کے نادہندگان کے خلاف بھی کارروائی کے احکامات جاری کر دیئے ہیں- انکم ٹیکس ادا نہ کرنے والوں کی جائیدادوں کی نیلامی ۱۵- جنوری سے شروع ہو جائے گی-

○ رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹیز نے ۹۶ افراد کے اکاؤنٹ منجمد کرنے کا حکم دے دیا- ضلع رجسٹراروں' کلکٹروں اور دیگر افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ ان افراد کو جائیداد بھی منتقل کرنے کی اجازت نہ دی جائے-

○ آزاد کشمیر کے کیرن سیکٹر میں بوربالا کے مقام پر بھارتی افواج کی گولہ باری سے ایک مسجد شہید ہو گئی- ایک راہ گیر بھی شہید ہوا پاک فوج نے فائرنگ کی زد میں آنے والے دیہات خالی کرالئے ہیں-

○ اقوام متحدہ کی طرف سے لیبیا پر لگائی گئی پابندیوں پر عمل کرتے ہوئے پاکستان نے بھی لیبیا سے تجارت پر پابندی لگادی ہے- لیبیا کی فضائی کمپنی کے ذریعے بھی کوئی کاروبار یا تجارت نہیں کی جاسکے گی-

○ تاجکستان کی حکومت نے وزیر اعظم بے نظیر کو اگلے سال اپنے ملک میں ہونے والی خواتین کانفرنس کا افتتاح کرنے کی دعوت دی ہے-

○ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ میری ہمدردیاں مرتضیٰ بھٹو کے ساتھ ہیں-

○ امریکہ کے خفیہ ادارے کے ڈائریکٹر جنرل نے مظفر آباد میں مہاجرین کشمیر کی خیمہ بستیوں کا دورہ کرنے کے بعد کہا کہ وہ کشمیریوں پر بھارتی مظالم بے نقاب کر دیں گے-

○ وفاقی حکومت نے سابق صدر غلام اسحاق خان کے داماد عرفان اللہ مروت کے خلاف تحقیقات کی اجازت دے دی ہے ان کے خلاف دس مقدمات درج ہیں- مگر کسی پر کوئی کارروائی نہیں ہو سکی تھی-

○ امریکہ کے وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ اسرائیلی حکومت شام سے براہ راست مذاکرات کے لئے تیار ہے- خیال ہے کہ یہ مذاکرات جنوری میں ہونگے- اب مشرق وسطیٰ میں جامع امن کے قیام کی امید پیدا ہو گئی ہے-

○ پنجاب کی کابینہ میں اضافے کے لئے پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ میں اتفاق ہو گیا ہے ۱۶ وزراء جلد حلف اٹھائیں گے ان میں سے آٹھ کا تعلق پی پی پی سے ہو گا-

○ بھارت میں محکمہ ڈاک کے ۶ لاکھ ملازمین ہڑتال پر ہیں حکومت نے اس ہڑتال کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے-

○ اسرائیل فلسطین معاہدے پر عمل درآمد سے چند دن قبل اسرائیل نے مزید ہزاروں فوجی مقبوضہ عرب علاقوں میں داخل کر دیئے ہیں تازہ فوج مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی کے علاقوں میں داخل کی گئی ہے جہاں فلسطینی مجاہدین حالیہ امن معاہدہ کے خلاف یہودیوں پر حملے کر رہے ہیں-

○ شمالی کوریا کے نائب وزیر اعظم کو ان کے عہدے سے برطرف کر دیا گیا ہے-

○ چرچ آف انگلینڈ نے شہزادہ چارلس کے خلاف فتویٰ دیا ہے کہ اگر لیڈی ڈیانا سے شادی کے بعد ایک اور عورت سے شہزادے کے عشق کی خبر سچ ہے تو وہ ملکہ الزبتھ کے بعد بادشاہ اور چرچ آف انگلینڈ کے سپریم گورنر نہیں بن سکتے- برطانیہ کا بادشاہ روایتی طور پر چرچ کا بھی سربراہ ہوتا ہے-

○ جنوری میں پاکستان اور بھارت کے درمیان خارجہ سیکریٹریوں کی سطح پر ہونے والی بات چیت کی تیاری کے لئے امریکہ پاکستان اور بھارت کے درمیان سفارتی روابط تیز ہو گئے ہیں- خیال ہے کہ بھارت کی طرف سے ان مذاکرات میں لائن آف کنٹرول میں معمولی ترمیم کر کے اسے پاک بھارت بین الاقوامی سرحد کا درجہ دینے کی تجویز پیش کی جائے گی خیال ہے کہ پاکستان اس تجویز کو مسترد کر کے مقبوضہ کشمیر میں استصواب رائے پر زور دے گا-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے دہلی سربراہ کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا ہے-

تبدیلی نام

خاکسار کو آئندہ قاسم محمود کی بجائے محمد قاسم لکھا اور پکارا جائے-

(محمد قاسم ۴/۲۳ دار العلوم غربی الف ربوہ-

ھُوالشّافی

پینز کیوریٹو سمیل

Pains Curative Smell

سر سے لیکر پاؤں تک ہر قسم کے دردوں کے فوری علاج کیلئے حسبِ ضرورت سونگھیں-

(پیٹ درد کے لئے ڈائجسٹ کیوریٹو سمیل Digest Curative Smell اور دردِ دل کیلئے ہارٹ کیوریٹو سمیل Heart Curative Smell زیادہ مفید ہیں-)

قیمت :- فی سمیل 20.00 روپے، درجن کی سات کیوریٹو سمیلز خوبصورت پرس میں 150.00 روپے علاوہ ڈاک خرچ 10.00 روپے

بیرون پاکستان :- فی سمیل- ڈالر- $5 مکمل پرس ڈالر $40 (ترقی پذیر ممالک کیلئے علیحدہ ریٹ)

کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ- پاکستان

فون :- سیلز 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606

ٹیلیگرام :- "CURATIVE"

ٹیلکس :- 92 4524 606

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے

قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲ مع مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن

۲۱- ہال روڈ- لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲، ۷۲۲۶۵۰۸

اب کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں

آپ کے اپنے شہر میں معیار میں اوّل

زلفی کلاسیک

سردیوں کیلئے نئی ورائٹی کے ساتھ

• بچگانہ و مردانہ سویٹر

لوکل اور امپورٹڈ گرم ورائٹی دستیاب ہے

ہر قسم کی ورائٹی جو آپ چاہیں • بچگانہ اور مردانہ جدید ملبوسات کا مرکز-

زلفی کلاسیک ۸- بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے

عثمان الیکٹرونکس

۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں

فون: ۷۲۲۳۲۰۴- ۷۲۳۱۶۸۰

۷۲۳۱۶۸۱